10160- طہارت وپاکیزگی میں وسوسوں کی شکار عورت

سوال

ایک عورت طہارت و پاکیزگی کرنے میں وسوسوں کا شکار ہے، اور وضوء کرنے کے بعد بھی پیشاب اور پاخانہ روکنا محسوس کرتی رہتی ہے.
بلکہ ایک بار تو اس نے محسوس کیا کہ کوئی اسے قرآن اور اللہ کو برا کہنے کا کہہ رہا ہے، تو وہ اس وجہ سے رو پڑی، اس عورت کے لیے وسوسے سے خلاصی اور علاج کا کیا طریقہ ہے ؟

پسندیدہ جواب

اس طرح کے وسوسوں میں بہت سے افراد مبتلا ہیں، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ، وسوسوں سے بچنے کا علاج کثرت سے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کا ورد ہے، اور خاص کر سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت.

کیونکہ شیطان سے پناہ کے لیے ان دو سورتوں جیسی کوئی اور چیز نہیں سورۃ الفلق میں شیطان کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے، کیونکہ شیطان اللہ کی مخلوق ہے، اور اسی طرح سورۃ الفلق میں بھی.

ان وسوسوں کا علاج کثرت سے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کا ورد کرنا، اور اللہ سبحانہ وتعالی کی طرف رجوع، اور سچا اور پختہ عزم ہو کہ انسان اپنے دل میں پیدا ہونے والے وسوسے کی طرف توجہ نہیں دے گا.

مثلا آپ نے ایک یا دو یا تین بار وضوء کریں تو آپ شیطانی وسوسہ کی طرف توجہ مت دیں، چاہے انسان اپنے دل میں یہ بھی محسوس کرتا رہے کہ اس نے وضوء کیا ہی نہیں، یا پھر یہ وسوسہ پیدا ہو کہ اس نے وضوء کرتے ہوئے کسی وضوء کو اچھی طرح نہیں دھویا، یا اس نے نیت نہیں کی تھی، اسے ان میں سے کسی کی طرف توجہ نہیں دینی چاہیے.

اور اسی طرح اگر نماز میں وہ یہ محسوس کرے یا اس کے دل میں یہ بات پیدا ہو کہ اس نے تکبیر تحریمہ نہیں کہی، تو وہ اس طرف توجہ ہی نہ دے، بلکہ وہ اپنی نماز جاری رکھتے ہوئے مکمل کرے.

اسی طرح اگر اس کے دل میں یہ آئے کہ اللہ تعالی یا قرآن کی برا کہنا، یا پھر کوئی اور کفریہ کلمہ آئے تو وہ اس کی طرف توجہ نہ دے تو یہ اس کے لیے کوئی نقصان دہ نہیں ہے، حتی کہ اگر وہ کلمہ اس کی زبان سے بغیر اختیار نکل بھی جائے تو اس کو کوئی گناہ نہیں.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جبر اور اکراہ میں طلاق نہیں"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2193) مسند احمد (276/6) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (2047) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

چنانچہ جب وسوسے کے شکار شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی تو یہ چیز تو بالاولی معاف ہے، لیکن اس سے اعراض کیا جائیگا اور اس کا اہتمام نہیں ہوگا.

میری اس اور وسوسے کا شکار دوسری عورتوں کو نصیحت ہے کہ وہ کثر سے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کا ورد کریں، اور سورۃ الفلق، اور سورۃ الناس جیسی دونوں عظیم سورتوں کی تلاوت کرتی رہیں.

اوراس کے ساتھ ساتھ وہ پختہ اور سچا عزم کریں کہ ان شیطانی وسوسوں کی جانب توجہ نہیں دینگی.

اگرچہ شیطان ان کے دل میں اللہ تعالی کے متعلق شکوک وشبہات بھی پیدا کرے، یا اس طرح کا کوئی اور شبہ تو وہ اس کی جانب دھیان نہ دے، کیونکہ اسے شک سے تکلیف ہی اس لیے ہوئی کہ اس کے دل میں ایمان تھا اس لیے کہ جو مومن نہیں اس کے لیے تو شک ہونے یا شک نہ ہونے کی کوئی اہمیت ہی نہیں.

لیکن وہ شخص جو ان شکوک وشبہات سے تکلیف محسوس کرے وہ مومن ہے.

صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

"یہ صریح ایمان ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (132).

یعنی شیطان جو تمہارے دلوں میں اس طرح کی باتیں ڈال رہا ہے وہ صریح ایمان ہے، یعنی خالص ایمان ہے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خالص ایمان قرار دیا، اس لیے کہ جس کے دل میں یہ شک پیدا ہوا وہ اس شک پر مطمئن نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ اس سے تکلیف محسوس کرتا ہے، اور نہ ہی وہ اس کی طرف توجہ دیتا ہے، اور شیطان بھی انہیں دلوں میں وسوسے پیدا کرتا جن میں ایمان ہو تاکہ وہ اسے تباہ کرسکے، چنانچہ وہ تباہ شدہ دلوں کی طرف دھیان بھی نہیں دیتا اور نہ ہی وہ ان میں وسوسے پیدا کرتا ہے، کیونکہ وہ تو تباہ ہو چکے ہیں.

ابن عباس یا ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم سے کہا گیا:

"یہودی یہ دعوی کرتے ہیں کہ ہمیں تو نماز میں کوئی وسوسہ پیدا نہیں ہوتا"

تو انہوں فرمایا: جی ہاں ایسا ہی ہے، شیطان خراب اور خالی دلوں کے ساتھ ایسا نہیں کرتا!!

اس لیے میری اس عورت کو نصیحت ہے کہ وہ ان وسوسوں سے اعراض برتے، ابتدا میں اسے تکلیف ہوگی، کبھی وہ یہ محسوس کرے گی کہ اس نے بغیر وضوء اور طہارت کیے نماز ادا کی ہے، یا پھر بغیر تکبیر تحریمہ کہے یا اس طرح کا کوئی اور وسوسہ آئے گا، لیکن وہ کچھ دیر بعد ان سب وسوسوں سے راحت حاصل کرلے گی اور ان شاء اللہ یہ سب شک اور وسوسے جاتے رہینگے.

اللہ کا شکر ہے کچھ ایسے لوگ تھے جنہوں نے اسی طرح کا شکوی کیا تھا، اور انہیں ان کا علاج بتایا گیا تو اس پر عمل کرنے سے اللہ تعالی نے انہیں عافیت عطا فرمائی، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ اس عورت کو بھی ان وسوسوں اور شکوک سے نجات دے.

واللہ اعلم.